سوال

(219)امام کے پیچھے کھڑے ہونے کے زیادہ درجہ بدرجہ کون ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل عام طریقہ مساجد میں دیکھا جا رہا ہے کہ وقت جماعت ہر کس وناکس امام کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے ، حالاں کہ مسجد میں اہل علم اور دوسرے حضرات بھی نماز کے ضروری مسائل سے واقف ہوتے ہیں ، بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو بالکل جاہل ہوتے ہیں ۔ جن کو نہ نماز آتی ہے اور نہ ضروری مسائل گویا ایک طرح کے نو مسلم ہیں وہ بھی زبردستی امام کے پیچھے ڈٹ جاتے ہیں ۔ اگر ان کو منع کرو تو سخت ناراض ہوتے ہیں اور ضد کے ساتھ پہلے آکر نشانی رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں ۔ امام صاحبان سب برابر ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ اگر کوئی پہلے آجائے یا نشانی رکھ دے تو ہم منع نہ کریں گے وہ اس کی جگہ ہو گئی ۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ شرع محمدی میں اس بارے میں کوئی بیان ہو تو صرف قرآن وحدیث سے تحریر کردیں ؟ امام کے پیچھے کھڑے ہونے کے زیادہ درجہ بدرجہ کون مستحق ہیں اور امام پر اس بارے میں کوئی ذمہ داری ہے یا کہ نہیں ؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امام کے قریب بالغ سمجھ دار لوگوں کو کھڑا ہونا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

لیلینی منکم اولوالاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ۔

میرے نزدیک عقل مندوں اور بالغوں کو کھڑا ہونا چاہیے پھر ان کے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو ان کے قریب ہوں عقل اور بلوغ میں پھر وہ لوگ کھڑے ہوں جو ان کے قریب ہوں ۔ (الحدیث ترمذی)

روضة الندیہ میں ہے :

کان رسول اللہ ﷺ یحب ان یلیہ المھاجرو الانصار لیاخدوا عنہ قال فی الحجۃ ولسلایشت علی اولی اولی الارحام تقدم من دونھم علیھم ۔

رسول اللہ ﷺ انصار مہاجرین کو اپنے پاس کھڑے ہونے کو پسند فرماتے تھے ۔ علامہ شوکانی نیل الاوطار میں اس حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں :

فیہ مشروعیۃ تقدم اھل العلم والفضل لیاخذوعن الامام ویاخذو عنھم غیرھم لانھم احسنھم بضبط صفۃ الصلوٰۃ۔

ان حدیثوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اہل علم واہل فضل امام کے پیچھے کھڑے ہونے کے زیادہ مستحق ہیں امام صاحب کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے جس طرح رسول اللہ ﷺ خیال

رکھتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب مولانا عبدالسلام بستوی

(اخبار اہل حدیث جلد ۱، ش ۲۴)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 293

محدث فتویٰ